ایک خط

پنڈت جواہر لعل نہرو کا خط، اپنی بیٹی اِندرا کے نام

سینٹرل جیل، نینی (الہ آباد)

26 اکتوبر 1930

پیاری بیٹی!

تمھیں اپنی سال گرہ کے موقع پر تحفے اور نیک خواہشات ملتی ہی رہی ہیں۔ نیک خواہشات کی تو اب بھی کوئی کمی نہیں۔ لیکن میں نینی جیل سے تمہارے لیے کیا تحفہ بھیج سکتا ہوں؟ نیک خواہشات کا تعلق تو دل سے ہے جیسے کوئی پری تمھیں یہ سب کچھ دے رہی ہو۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنھیں جیل کی اونچی دیواریں بھی نہیں روک سکتیں۔

تم خوب جانتی ہو کہ مجھے نصیحت کرنے سے کتنی نفرت ہے۔ جب کبھی میرا جی چاہنے لگتا ہے کہ نصیحت کروں تو ہمیشہ اُس ''عقل مند'' کی کہانی یاد آ جاتی ہے جو میں نے کبھی پڑھی تھی۔ شاید ایک دن تم بھی وہ کتاب پڑھو جس میں یہ کہانی بیان کی گئی ہے۔

کوئی تیرہ سو برس گزرے کہ ملک چین سے ایک سیّاح، علم و دانش کی تلاش میں ہندوستان آیا۔ اس کا نام ہیُون سانگ تھا۔ وہ شمال کے پہاڑ اور ریگستان طے کرتا ہوا یہاں پہنچا۔ اسے علم کا اتنا شوق تھا کہ راستے میں اس نے سیکڑوں مصیبتیں اٹھائیں اور ہزاروں خطروں کا مقابلہ کیا۔ وہ ہندوستان میں بہت دن رہا۔ خود سیکھتا تھا اور دوسروں کو سکھاتا تھا۔ اس کا زیادہ تر وقت نالندہ وِدّیا پٹھ میں گزرا جو شہر پاٹلی پُتر کے قریب واقع تھی۔ اس شہر کو اب پٹنہ کہتے ہیں۔

ہیوَن سانگ پڑھ لکھ کر بہت قابل ہوگیا۔ حتیٰ کہ اس کو فاضلِ قانون (بدھ مت) کا خطاب دیا گیا۔ پھر اس نے سارے ہندوستان کا سفر کیا۔ اس عظیم الشّان ملک کے باشندوں کو دیکھا بھالا اور ان کے بارے میں پوری معلومات حاصل کیں۔ اس کے بعد اس نے اپنا سفر نامہ لکھا۔ اس کتاب میں وہ کہانی بھی شامل ہے جو اس وقت مجھے یاد آئی:

یہ ایک شخص کا قصہ ہے جو جنوبی ہند سے شہر ''کرنا سونا'' میں آیا۔ یہ شہر صوبہ بہار بھاگل پور کے آس پاس کہیں تھا۔ ہیوَن سانگ نے سفر نامے میں لکھا ہے کہ یہ شخص اپنے پیٹ کے چاروں طرف تانبے کی تختیاں باندھے رہتا تھا۔ سر پر ایک جلتی ہوئی مشعل رکھتا تھا۔ ہاتھ میں ڈنڈا لیے ہوئے اکڑ اکڑ کر چلتا تھا اور اس عجیب و غریب انداز میں بڑی شان سے ادھر ادھر گھومتا پھرتا تھا۔ جب کوئی اس سے پوچھتا کہ آخر آپ نے یہ کیا صورت بنا رکھی ہے؟ تو وہ جواب دیتا کہ ''میرے اندر بے حساب علم بھرا ہوا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میرا پیٹ نہ پھٹ جائے۔ اس لیے میں نے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھ رکھی ہیں۔ اور چونکہ تم سب لوگ جہالت کے اندھیرے میں رہتے ہو، مجھے پر ترس آتا ہے، اس لیے میں ہر وقت اپنے سر پر مشعل لیے پھرتا ہوں۔''

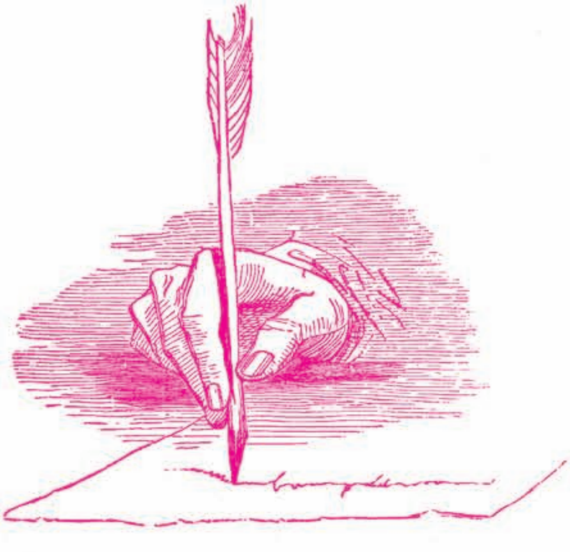

ہاں تو مجھے ایسا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ بہت زیادہ علم وحکمت سے پھٹ جاؤں، اس لیے مجھے اپنے پیٹ پر تانبے کی تختیاں باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہوں کہ میری عقل میرے پیٹ میں نہیں ہے بلکہ جہاں کہیں بھی ہو، اس میں اتنی گنجائش ہے کہ بہت کچھ اور سما سکے۔ اور جب میری عقل محدود ہے تو میں کیسے ایک عقل مند آدمی بن کر دوسروں کو مشورہ دوں۔ اسی لیے یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط، کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے اور اس بحث مباحثے سے کبھی کبھی کوئی سچائی نکل آتی ہے۔

اس لیے میں نصیحت نہیں کروں گا۔ پھر کیا کروں۔ خط باتوں کی جگہ نہیں لے سکتا، کیونکہ یہ یک طرفہ ہوتا ہے۔ اس لیے میں اگر کوئی بات کہوں اور وہ تم کو نصیحت لگے، تو اسے کڑوی گولی سمجھ کر مت نگلو۔ بس یہ سمجھو کہ میں تم کو مشورہ دے رہا ہوں، اور گویا ہم تم آمنے سامنے بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔

میں نے تم کو لمبا سا خط لکھ ڈالا، ابھی بہت سی باتیں باقی ہیں۔ اتنی باتیں اس خط میں کیسے آ سکتی ہیں!

تم بڑی خوش قسمت ہو کہ اپنے ملک کی آزادی کی جدّ وجہد کو دیکھ رہی ہو۔ تم اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہو کہ ایک بہت بہادر عورت تمھاری ماں ہے۔ اگر تم کو کبھی کسی بات میں شبہ ہو اور یا تم کسی پریشانی میں ہو تو تم کو ماں سے بہتر ساتھی نہیں مل سکتا۔

خدا حافظ بیٹی !.......میری دعا ہے کہ ایک دن بہادر سپاہی بنو اور ہندوستان کی خدمت کرو۔

محبت اور نیک خواہشات کے ساتھ

جواہر لعل نہرو

۱۔ پڑھیے اور سمجھیے:

سیّاح : جگہ جگہ کی سیر کرنے والا

وِدّیا پیٹھ : پرانے زمانے کی یونیورسٹی

علم : واقفیت، خبر

شبہ : شک

اندیشہ : خطرہ

مشعل : ایک طرح کی جلتی ہوئی روشنی

مشق

۱۔ سوچیے اور بتائیے:

(i) پنڈت جواہر لعل نہرو کون تھے؟

(ii) یہ خط کس کے نام لکھا گیا ہے؟

(iii) چینی سیاح کب ہندوستان آیا تھا؟

(iv) جس آدمی کا ذکر چینی سیّاح نے کیا ہے وہ اپنے بارے میں کیا سوچتا رہتا تھا؟

(v) کیا وہ آدمی واقعی عقل مند تھا؟

(vi) وہ دوسرے لوگوں کو کیا سمجھتا تھا؟

۳۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے:

(i) چین کا ایک سیاح علم کی..............میں ہندوستان آیا تھا۔

(ii) اس نے سارے ہندوستان کا..........کیا۔

(iii) وہ آدمی اکڑ اکڑ کر بڑی شان سے ادھر ادھر.........پھرتا تھا۔

(iv) وہ کہتا تھا میرے اندر اتنا........بھرا ہے کہ کہیں میرا پیٹ نہ پھٹ جائے۔

(v) وہ اپنے سر پر..........لیے پھرتا تھا۔

۳۔ نیچے دیے گیے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

سیّاح۔ عظیم الشّان۔ عجیب وغریب۔ علم وحکمت۔ نصیحت۔ جدّ وجہد

۴۔ لکھیے:

اپنے کسی دوست کو خط لکھیے جس میں پنڈت جواہر لعل نہرو کے بیان کیے ہوئے اس قصے کا ذکر کیجیے۔

یاد رکھنے کی بات:

پاٹلی پتر کا نیا نام ''پٹنہ'' ہے۔ یہ شہر آج کل بہار کا دارالحکومت ہے۔